روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۲ ماہ رجب ۱۳۶۰ھ

حضرت کرشن جی کا سندیش اور سوامی دیانند جی

ہندو اخبارات کے علاوہ آریہ اخبارات کے بھی ۱۴ اگست ۱۹۴۱ء کے پرچے جنم اشٹمی نمبر ہیں۔ چونکہ یہ دن حضرت کرشن کی ولادت کا دن ہے۔ اس لئے اس کی یاد میں یہ پرچے شائع کئے گئے ہیں۔ ان پرچوں میں ہندو لیڈروں نے مختلف باتیں ایسی بیان کی ہیں۔ جو ان کے خیال میں حضرت کرشن کا مشن تھیں آریہ اخبار "ملاپ" نے "بھگوان کا سندیش" ان الفاظ میں پیش کیا ہے :-

"اپنے اندر طاقت پیدا کرو۔ اگر آپ عوام میں سے ایک ہیں۔ تو اپنے جسم کو مضبوط بنائیے۔ ہتھیاروں کا استعمال سیکھئے۔ اگر آپ ایک ملک یا قوم یا حکومت ہیں۔ تو اپنے پاس ایک ایسی فوج رکھئے جو حملہ آور کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ تشدد کو پسند کرنے والے لوگ اس بات کی تعریف کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ بھگوان کرشن نے وہی بات کہی ہے۔ جو ہم کہتے ہیں۔ لیکن بھگوان نے صرف یہ نہیں کہا۔ کہ اپنے فرض کو پورا کرو۔ بلکہ یہ بھی کہ انصاف کے ساتھ پورا کرو۔ اور وہ انصاف کیا ہے۔ یہ کہ جب تمہارے پاس طاقت ہے۔ تو اپنے سے کمزور لوگوں پر ظلم نہ کرو۔ ان پر حملے نہ کرو۔ خود بھی اپنے فرض کو پورا کرو۔ اور دوسروں کو بھی کرنے دو۔ تشدد کے حامی یہ بات پسند نہیں کرتے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ جب ان کے پاس طاقت ہے۔ تو دنیا کو ان کا مطیع ہونا چاہئیے۔ ہر انسان کو ان کا غلام بننا چاہئیے۔ اور اس سے تشدد کا پاپ شروع ہوتا ہے۔ اگر آپ کے پاس طاقت ہے۔ تو اسے کمزور پر حملہ کرنے کے لئے نہیں۔ اس کی حفاظت کے لئے استعمال کرو۔ عدم تشدد پر کاربند رہو!!"

یہ وہ پیغام ہے۔ جو بقول "ملاپ" "بھگوان کرشن" نے دنیا کو دیا۔ ہم اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ کہ "بھگوان کرشن" نے واقعی یہ پیغام دیا ہے یا نہیں۔ ہم اسے لفظاً نہیں۔ تو معناً درست ماننے کے لئے تیار ہیں۔ اور اس کی خوبی کا اعتراف کرتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ آریہ صاحبان جو سوامی دیانند جی کو اپنا گرو کہتے۔ ویدک دھرم کو نیا جنم دینے والا سمجھتے۔ اور موجودہ زمانہ کا رشی قرار دیتے ہیں۔ ان کے سندیشوں کے خلاف کسی کے سندیش کو کیونکر کچھ وقعت دے سکتے ہیں۔ آریہ صاحبان کو اگر یاد نہ ہوں۔ تو ہم ان کے رشی کے سندیش پیش کر کے ان سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ ان میں اور شری کرشن جی کے سندیش میں فرق ہے اسے پیش نظر رکھتے ہوئے بتائیں۔ کہ ان دونوں قسم کے سندیشوں کو جن میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ وہ بیک وقت کیونکر درست اور قابل قبول قرار دے سکتے ہیں:-

سوامی دیانند جی اپنی مایہ ناز کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں جسے آریہ صاحبان دیگر مذاہب کی الہامی کتب کے ہم پلہ قرار دیتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے اپنے پیرووں کو یہ سندیش دیتے ہیں۔ کہ

"جو شخص وید اور عابد لوگوں کی وید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے۔ اس وید کی برائی کرنے والے منکر کو ذات جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہئیے۔" (باب ۳۔ صفحہ ۵۹)

پھر ارشاد ہوتا ہے:-

"جو شخص وید اور وید کے مطابق اہل کمال کی تصانیف کی بے حرمتی کرے اس کو نیک لوگ ذات سے خارج کر دیویں۔ کیونکہ جو شخص وید کی مذمت کرتا ہے۔ وہی ناستک (ملحد) کہلاتا ہے۔" (ستیارتھ باب ۱۰۔ صفحہ ۲۹۶)

سوامی جی نے اپنے ماننے والوں کی سہولت کے لئے ناستک کی مزید وضاحت ان الفاظ میں کر دی ہے کہ:-

"ویدوں کی برائی کرنے والا اور ان کو نہ ماننے والا ناستک کہلاتا ہے۔" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۸۸)

اب دیکھئے۔ جہاں حضرت کرشن یہ فرماتے ہیں۔ کہ جب طاقتور بن جاؤ۔ تو ہر موقعہ پر عدل و انصاف سے کام لو۔ کمزوروں پر ظلم نہ کرو۔ ان پر حملے نہ کرو بلکہ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ وہاں سوامی دیانند جی کا ارشاد یہ ہے۔ کہ جو وید کو نہیں مانتا۔ اور اس کا منکر ہے۔ اسے ملک سے ہی نکال دو۔ گویا ویدک دھرمیوں کے سوا کسی کو ملک میں رہنے کی اجازت نہ دو۔ اور تمام دیگر مذاہب کے پیرووں کو جلاوطن کر دو۔ ان دونوں تعلیموں میں جو فرق ہے۔ وہ واضح ہے۔ ایک تعلیم اگر کمزوروں کی امداد کرنے۔ ان کی حفاظت کرنے اور انہیں مذہبی آزادی دینے کی تلقین کرتی ہے۔ تو دوسری اس کے بالکل برعکس صرف اختلاف مذہب کی وجہ سے بہت بڑا ظلم (جلاوطنی) کرنے کا حکم دیتی ہے:-

دراصل صحیح تعلیم وہی ہے۔ جو حضرت کرشن نے دی ہے۔ آپ خدا تعالےٰ کے فرستادہ اور اس کی صداقتوں کے حامل تھے۔

اور اپنے زمانہ کے لوگوں کو عصیاں کی تاریکی سے نکالنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کئے گئے تھے۔ پس سچ وہی ہے جو آپ نے کہا۔ اور اسی پر چلکر دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں سوامی دیانند جی نے جو کچھ کہا اس کا ایک ایک لفظ دوسروں سے بغض وعناد کے زہر میں بجھا ہوا ہے۔ اور دنیا میں ظلم وستم اور جبرو تعدی کا دروازہ کھولنے والا ہے۔ لیکن حضرت کرشن کی تعلیم کے اندر تسکین اور رحمت کا پیغام ہے۔ کمزوروں اور ضعیفوں کے لئے خوشخبری ہے۔ افسوس کہ ہندوؤں نے جب ایسے پیشواؤں کی تعلیمات کو بھلا دیا۔ تو سوامی دیانند جی ایسے لوگوں کو انہیں اپنی گرفت میں لانے کا موقعہ مل گیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے سوامی جی کی یہ گرفت روز بروز ڈھیلی ہوتی جارہی ہے جس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ حضرت کرشن جی کی تعلیم کے مقابلہ میں سوامی جی کی تعلیم کو پس پشت ڈالا جارہا ہے اس کے ساتھ ہی سوامی جی کی اس قابل تعریف جدوجہد پر بھی پانی پھیرا جارہا ہے۔ جو انہوں نے ہندوؤں میں حضرت کرشن کو "بھگوان" یعنی خدا سمجھنے کے خلاف کی۔ کیونکہ آریہ اخبارات خود کرشن کو بھگوان کے روپ میں پیش کر رہے۔ اور انہیں "بھگوان کرشن" لکھ رہے ہیں ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ظہور ۱۳۲۰ ہش۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں خیروعافیت ہے۔

آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب مقامی امیر نے پڑھا۔ جس میں جماعت کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان ارشادات پر پوری طرح عمل کرنے کی تلقین کی جو کامیابی کا ذریعہ اور ترقی کا موجب ہیں ؛

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے مولوی محمد یار صاحب عارف اور قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری مہت پور ضلع ہوشیار پور کے جلسہ میں بھیجے گئے ہیں۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ڈلہوزی سے واپس آ گئے ہیں۔ ان کی صحت اب اچھی ہے ؛

درخواست ہائے دعا

(۱) میر مہدی حسین صاحب قادیان چند ماہ سے بیمار ہیں (۲) چودہری غلام حیدر صاحب امیر جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں سندھ بیمار ہیں (۳) محمد اسمٰعیل صاحب خالد قادیان کا بھائی غلام احمد سخت بیمار ہے۔ (۴) ارشاد احمد صاحب بھڑایچ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۵) سید محمود علی صاحب محی الدین پور سونگڑہ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۶) محمد عبدالحق صاحب، امرت سری کا لڑکا حمید الحق بیمار ہے۔ (۷) حکیم محمد یونس صاحب دینگو رلہ کو بعض مشکلات درپیش ہیں (۸) منشی کریم بخش صاحب نئی دہلی کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۹) ڈاکٹر عبد القیوم صاحب کی لڑکی بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے (۱۰) مائی روڑی صاحبہ قادیان بیمار ہیں۔ (۱۱) فخر الدین صاحب بینگاڈی مالابار کی لڑکی متعلمہ ایف۔ اے کلاس بعارضہ ہسٹیریا بیمار ہے (۱۲) محمد یوسف، ولد میاں محمد یامین صاحب قادیان جنگ میں گیا ہوا ہے۔ (۱۳) خلیفہ نورالدین صاحب جموئی کی ہمشیرہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں (۱۴) محمد سردار خان صاحب کلکتہ اپنی دینی و دنیوی مقاصد میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۱۵) حسن محمد خان صاحب سیکرٹری تحریک جدید کلکتہ پتھری کے اپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل ہیں (۱۶) عبدالرشید خانصاحب بنارس بیمار ہیں۔ سب کے لئے دعا کی جائے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خداشناسی کا حقیقی ذریعہ کلام الٰہی ہے

"خدا کی شناخت کے واسطے سوائے خدا کی کلام کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ ملاحظہ مخلوقات سے انسان کو یہ معرفت حاصل نہیں ہوسکتی۔ اس سے صرف ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ پس ایک شے کی نسبت ضرورت کا ثابت ہونا اور امر ہے اور واقعی طور پر اس کا موجود ہونا اور امر ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حکمائے متقدمین سے جو لوگ محض قیاسی دلائل کے پابند رہے ہیں۔ اور ان کی نظر صرف مخلوقات پر رہی۔ انہوں نے اس میں بہت بڑی بڑی غلطیاں کی ہیں۔ اور کامل یقین ان کو جو ہے کہ مرتبہ تک پہونچاتا ہے نصیب نہ ہوا۔ یہ صرف خدا کا کلام ہی ہے جو یقین کے اعلےٰ مراتب تک پہونچاتا ہے۔ خدا کا کلام تو ایک طور سے خدا کا دیدار ہے۔ اور یہ شعر اس پر خوب صادق آتا ہے ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ؛ بسا کیں دولت از گفتار خیزد

خدا تعالےٰ قادر ہے کہ جس شے میں چاہے طاقت بھر دے۔ پس اپنے دیدار والی طاقت اس نے اپنی گفتار میں بھر دی ہے۔ انبیا نے اسی گفتار پر ہی تو اپنی جانیں دے دی ہیں کیا کوئی مجازی عاشق اس طرح کرسکتا ہے۔ اس گفتار کی وجہ سے کوئی نبی اس میدان میں قدم رکھ کر پھر پیچھے نہیں ہٹا۔ اور نہ کوئی نبی کبھی بے وفا ہوا ہے۔ جنگ احد کے واقعہ کی نسبت لوگوں نے تاویلیں کی ہیں گر اصل بات یہ ہے کہ خدا کی اس وقت جلالی تجلی تھی اور سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کو برداشت کی طاقت نہ تھی۔ اس لئے آپ وہاں ہی کھڑے رہے۔ اور باقی اصحاب کا قدم اکھڑ گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں جیسے اس صدق وصفا کی نظیر نہیں ملتی جو آپ کو خدا سے تھا۔ ایسا ہی ان الہٰی تائیدات کی نظیر بھی کہیں نہیں ملتی۔ جو آپ کے شامل حال ہیں"

(البدر ۱۱ ستمبر ۱۹۰۳ء)

عبدالرحمٰن سماٹری مرحوم

علم وایماں کی تڑپ تھی قادیاں داخل ہوا ؛ اس لئے خاصانِ حق میں جلد ہی شامل ہوا

وہ شریف و نیک طینت احمدی سوماٹری ؛ نوجوانی ہی میں ہجرت کرکے جو کامل ہوا

اسکی پیاری پیاری صورت اور اخلاقِ نکو ؛ پھرتے ہیں آنکھوں میں میری گو بحق واصل ہوا

جمعہ کے دن وہ صفِ اول میں اسکا بیٹھنا ؛ یاد ہے جس سے تعارف کچھ مجھے حاصل ہوا

دین کے رستے میں موت آنا بھی ہے فوزِ کبیر ؛ وہ مبارک ہے جو اس انعام کے قابل ہوا

وہ عزیزِ احمدِ صادق ہے رحمت کے قریں ؛ فی سبیل اللہ مجاہدین کے جو راحل ہوا

اے خدا تو اقربا کو صبر کی توفیق دے ؛ صبر کا اجرِ جزیل ایوب کو حاصل ہوا

تیرھویں ماہ اگست انیس اکتالیس سن (۱۹۴۱ء) ؛ عبدِ رحمٰن آہ تیغِ موت سے گھائل ہوا

اسکی تربت جو بہشتی مقبرے میں ہے بنی ؛ رحمتِ حق کا نشاں اسکے لئے نازل ہوا

اس جوانا مرگ کے ماتم میں ہوں اکمل شریک
انا للہ پڑھتا ہوں غمناک میرا دل ہوا

مسیحیت کی "آسمانی بادشاہت"

اس وقت دُنیا کے زیادہ تر حصہ پر حکمران عیسائی ہیں - یعنی دُنیا کے اکثر علاقوں پر ان لوگوں کی حکومت ہے - جو اپنے آپ کو عیسائیت سے وابستہ ظاہر کرتے ہیں - ان میں سے وُہ لوگ جو مذہب سے دلچسپی رکھتے ہیں - اپنی دُنیوی ترقی کو عیسائیت کی صداقت کا نشان پیش کرتے ہیں - حالانکہ حقیقت یہ ہے - کہ یہ سب ترقیات عیسائیت کی تعلیم کو خیرباد کہہ کر حاصل کی گئی ہیں ورنہ عیسائیت جیسا کہ اناجیل سے معلوم ہوتا ہے - کوئی ایسی تعلیم نہیں جو انسان کو کسی بلند مقام تک پہونچنے میں مدد دے سکے - یہ دراصل سنیاس رہبانیت - اور تیاگ کا مذہب ہے - جس میں انسان کی مدنی زندگی کے لئے کوئی دستور العمل اور کوئی ضابطہ قانون موجُود نہیں - اس نے تو یہ بھی نہیں بتایا - کہ انسان کے اس کی اپنی ذات پر - بیوی بچوں پر - اور قوم وملک پر کیا حقوق ہیں - اور ان کو کس طرح ادا کرنا چاہیئے - نہ وُہ یہ بتاتی ہے - کہ انسان پر اس کے پیدا کرنے والے کے کیا حقوق ہیں - اور ان کی نوعیت کیا ہے - پھر وُہ اس بارے میں بالکل خاموش ہے - کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو جو ذہنی اور جسمانی استعدادیں عطا کی ہیں - ان کا صحیح مصرف کیا ہے غرض انسان کی عملی زندگی کے مسائل سے عیسائیت کو کوئی سروکار نہیں - اور زیادہ سے زیادہ اس کی ساری توجہات کا مرکز اور اس کا اہم ترین نصب العین یہ معلوم ہوتا ہے - کہ انسان "آسمانی بادشاہت" میں کس طرح داخل ہوسکتا ہے - اس کے نزدیک دُنیوی بادشاہت اور آسمانی بادشاہت دو الگ الگ چیزیں ہیں - اور ایک دوسرے کی ضد - آج کے عیسائی حکمران تو شائد یہ جانتے بھی نہ ہوں - کہ عیسائیت کے رُو سے ہر وُہ چیز جو زمین کی بادشاہت کے حصول کے لئے ضروری ہے - اس کا حاصل ہونا انسان کو آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے سے روکنے والا ہے کیونکہ عیسائیت قدم قدم پر یہ تاکید کرتی ہے - کہ اگر انسان آسمانی بادشاہت میں داخل ہونا چاہے - تو زمین کی بادشاہت کے سازوسامان سے کلّی طور پر بے تعلق ہوجائے - درحقیقت عیسائیت تمدن اور تہذیب کے تمام راستوں سے الگ کرکے انسان کو ایک تارک الدنیا بنانا چاہتی ہے اور انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر رہبانیت کو حاوی کرتی ہے - بائبل میں اس کی متعدد امثلہ موجُود ہیں - جن میں سے چند ایک درج ذیل کی جاتی ہیں

حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"تم نے مفت پایا - مفت دے دو نہ سونا اپنے کیسہ میں رکھو - نہ چاندی نہ پیتل - اپنے سفر کے لئے نہ جھولی لو نہ دو دو کُرتے - نہ جوتیاں - اور نہ لاٹھی"

(متی ۱۰: ۸-۱۰)

" اپنا مال اسباب بیچ کر خیرات کردو - اور اپنے لئے ایسے بٹوے بنواؤ - جو پُرانے نہیں ہوتے - یعنی آسمان پر ایسا خزانہ جو خالی نہیں ہوتا"

(لوقا ۱۲: ۳۲-۳۳)

متی - مرقس اور لوقا کے متفقہ بیان کے مطابق ایک شخص حضرت مسیح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا - جو قتل - چوری زنا اور جھوٹ سے پرہیز کرتا تھا - اپنے ماں باپ کا خادم اور پڑوسی سے اپنی مانند محبت کرنے والا تھا - حضرت مسیحؑ نے اسے فرمایا :-

"اگر تو کامل ہونا چاہتا ہے - تو جا اپنا مال اسباب بیچ کر غریبوں کو دے دے - اور میرے پیچھے ہولے - تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا"

(متی ۱۹: ۲۱)

پھر فرماتے ہیں :-

"میں تم سے سچ کہتا ہوں - کہ دولتمند کا آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے - اور پھر تم سے کہتا ہُوں - کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے نکل جانا آسان ہے - بہ نسبت اس کے کہ دولت مند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو" (متی ۱۹: ۲۳-۲۴)

" اپنے لئے زمین میں مال جمع نہ کرو - جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے - بلکہ آسمان پر جمع کرو"

(متی ۶: ۱۹)

"اگر کوئی میرے پاس آئے اور اپنے باپ اور ماں اور بیوی اور اولاد اور بھائیوں - اور بہنوں - بلکہ اپنی جان سے بھی نفرت نہ رکھے - تو وُہ میرا شاگرد نہیں ہوسکتا"

(لوقا ۱۴: ۲۶)

"میں تم سے کہتا ہُوں - کہ نہ اپنی جان کی فکر کرو - کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے نہ اپنے بدن کے لئے کہ کیا پہنیں گے - کیا جان خوراک سے - اور بدن پوشاک سے بہتر نہیں ہوا کے پرندوں کو دیکھو - کہ نہ بوتے ہیں - نہ کاٹتے ہیں - نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں - پھر بھی تمہارا آسمانی باپ ان کو کھلاتا ہے - کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے - تم میں ایسا کون ہے ؟ فکر کرکے اپنی عمر میں گھڑی بھی بڑھا سکے - اور تم لباس کے لئے کیوں فکر کرتے ہو ؟ جنگلی سوسن کے درختوں کو دیکھو - کہ وُہ کیسے بڑھتے ہیں - نہ محنت کرتے ہیں - نہ کاتتے ہیں - پھر بھی میں تم سے کہتا ہُوں - کہ سلیمان بھی اپنی ساری شان وشوکت کے باوجُود ان میں سے کسی کے مانند پوشاک پہنے ہوئے نہ تھا - پس جب خدا میدان کی گھاس کو جو آج ہے - اور کل تنور میں جھونکی جائے گی - ایسی پوشاک پہناتا ہے - تو اے کم اعتقادو - تم کو ضروری پہنا دے گا - اس لئے فکرمند ہوکر یہ نہ کہو - کہ ہم کیا کھائیں گے - اور کیا پئیں گے" (متی ۶: ۲۵-۳۱)

عیسائیت کی تعلیم کی اس خصوصیت کا خود مسیحی علماء کو بھی اعتراف ہے - ریورینڈ ڈومیلو انجیل کے بڑے مفسر مانے گئے ہیں - انہوں نے چالیس دیگر مسیحی علماء کی مدد سے انجیل کی ایک تفسیر لکھی ہے - جو بہترین تفسیر سمجھی جاتی ہے - اس کے مقدمہ میں تعلیمات مسیح کے عنوان سے ایک مستقل مقالہ درج ہے - جس میں لکھا ہے - کہ

"مسیح نے انسانی سیرت کے لئے وُہ طرز پسند کیا ہے - جو بڑی حد تک دُنیا کے پسند کئے ہُوئے طرز سے مختلف ہے - خودداری کے بجائے فروتنی - اپنے حقوق پر جمے رہنے کے بجائے بدی کے آگے سَر جُھکا دینا اور وسعت طلبی کی جگہ قناعت - شرافت - عجز - صبر - ہمدردی - مصیبت میں خوش ہونا - درد سے راحت حاصل کرنا یہ دُنیا کو مسیحیت کے عطایا ہیں مگر ایک مسیحی کے کیرکٹر کی سب سے زیادہ جامع تعریف غالباً یہ ہے - کہ وُہ ایک یک سُو آدمی ہوتا ہے - وُہ ایک پاؤں دُنیا میں اور دوسرا دین میں نہیں رکھ سکتا - وُہ ایک ہی وقت خدا اور متاع دُنیا دونوں کی خدمت نہیں کرسکتا - مسیح کے نزدیک دُنیا کے پاس انسان کو اپنی خدمت پر مجبور کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ دولت ہے - لہٰذا ایک مسیحی بننے کے لئے پہلی اور سب سے ضروری شرط یہ ہے کہ انسان دولت سے بے تعلق ہو جائے"

(Commentary on the Holy bible by Rev:- Dummelow P. LXXX)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے - کہ عیسائیت کی تعلیم کا رجحان کس طرف ہے - اور وُہ انسان کو کس طرف لے جانا چاہتی ہے - نیز یہ کہ آج کل کے عیسائیوں کا عیسائیت کی تعلیم پر کہاں تک عمل ہے ؟

مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر القرآن کی حقیقت

غیر مبایعین جناب مولوی محمد علی صاحب کی "تفسیر القرآن" کو اپنا ایک اتنا بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ کہ اکثر اسے اپنے مسلک کی تائید میں بڑے زور وشور سے پیش کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ خود جناب مولوی محمد علی صاحب ہمیں مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"پھر اچھی طرح سوچ لیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کا یہی کام تھا یا نہ۔ خود آپ نے دعویٰ مسیحیت کے ساتھ ہی اپنا یہ کام بتایا تھا یا نہ کہ قرآن کریم کا ترجمہ کر کے دنیا میں پہونچائیں۔ . . . . پھر اچھی طرح غور کریں۔ اپنی جماعت کے بزرگوں سے دریافت کریں۔ کہ حضرت مسیح موعود کا کام آپ کی جماعت کے ہاتھ سے کیوں سرانجام نہ پاسکا۔ اور اسی کام کو اس جماعت نے کس طرح کر دکھایا۔" (احباب قادیان سے اپیل)

(۲) "اس سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کہ ہم نے اس سارے عرصہ میں صرف ایک ہی کام پر اپنی توجہ کو مرکوز رکھا ہے۔ اور وہی کام کرتے ہیں جس کی تڑپ حضرت مسیح موعود کے دل میں تھی۔ یعنی قرآن کریم کو بذریعہ تراجم اور تعلیم اسلام کو کتابوں اور رسالوں کے ذریعہ دنیا میں بالخصوص یورپ میں پھیلانا" (احباب قادیان سے اپیل)

گویا وابستگان خلافت کے ذریعہ خواہ ہزاروں کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سرانجام ہوچکے ہوں حضرت اقدس کی صاف اور واضح وحی خواہ نہایت تواتر سے "اہل بیت" اور بالخصوص حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بزرگی اور تطہیر کی گواہی دے رہی ہو۔ خود خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت خواہ ہمارے ساتھ ہو۔ لیکن غیر مبایعین کی نظروں میں یہ تمام شواہد بالکل فضول اور بے حقیقت بن کر رہ جاتے ہیں۔ کیوں؟ محض اس لئے کہ انہوں نے تفسیر القرآن شائع کر دی ہے۔ اگر غیر مبایعین کے دلائل اور طرز استدلال کی یہی کیفیت ہے تو ہمیں خدشہ ہے۔ کہ کل کو ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد، سرسید احمد خاں اور مسٹر عبداللہ یوسف علی وغیرہ کو بھی ہمارے یہ دوست احمدیت کے علمبردار ثابت کرنے کی کوشش شروع نہ کردیں۔ کیونکہ ان لوگوں نے بھی تو قرآن مجید کی تفاسیر اردو اور انگریزی میں شائع کی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی بھی اپنی کسی تحریر میں یا تقریر میں صرف "قرآن مجید کو بذریعہ تراجم اور تعلیم اسلام کو کتابوں اور رسالوں کے ذریعے شائع کرنے کو اپنی بعثت کی غرض اور اپنا منتہائے مقصود قرار نہیں دیا۔ بلکہ حضرت اقدس تو فرماتے ہیں۔

"صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اردو یا فارسی میں ترجمہ کرکے رواج دینا . . . . ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک باعلم آدمی کرسکتا ہے۔ اور یہ ہمیشہ جاری ہیں۔ ان کو مجددیت سے کچھ علاقہ نہیں۔ یہ تمام امور خدا تعالےٰ کے نزدیک استخواں فروشی ہے۔ اس سے بڑھ کر نہیں۔" (فتح اسلام) پس ان امور کو جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام "بے مغز خدمتیں" اور "استخواں فروشی" قرار دیتے ہیں۔ حضرت اقدس کا کام اور حضور کی تڑپ قرار دینا بجائے خود منصب مسیحیت اور مہدویت کی توہین ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر صرف قرآن مجید کے تراجم وغیرہ پھیلانا حقیقی خدمت اسلام نہیں ہے تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں قرآن مجید کی تفسیر شائع کرنے کی جو خواہش ظاہر فرمائی۔ اس کا کیا مطلب اور مفہوم ہے۔ اور اسے ہم کس طرح پورا کرسکتے ہیں۔ اس کا جواب حضرت اقدس نے خود مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب فرما کر مندرجہ ذیل الفاظ میں دے دیا ہے۔ "۱۳ فروری ۱۹۰۷ء مولوی محمد علی صاحب کو بلا کر حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ یورپ امریکہ کے لوگوں پر تبلیغ کا حق ادا کرنے کے واسطے ایک کتاب انگریزی زبان میں لکھی جائے۔ . . . . . . ان لوگوں کا حق ہے کہ ان کو حقیقی اسلام دکھلایا جائے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ظاہر کیا ہے۔ وہ امتیازی باتیں جو خدا تعالےٰ نے اس سلسلے میں رکھی ہیں۔ وہ ان پر ظاہر کرنی چاہئیں۔ اور خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات کا سلسلہ ان کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔" (بدر ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء)

یہ ہیں وہ حقیقت افروز الفاظ جو بجا طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی خواہش اور تڑپ کے آئینہ دار ہیں۔ اب حضرت اقدس کی ان دونوں تحریروں پر یکجائی نظر ڈالنے سے یہ امر بالکل صاف اور واضح ہو جاتا ہے۔ کہ حضور اس قسم کی تفسیر شائع کرنے کی خواہش اور تڑپ اپنے اندر رکھتے تھے۔ جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام اور اس کی تمام امتیازی خصوصیات کی روشنی میں لکھی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان صاف اور واضح تصریحات کے بعد کسی احمدی کا یہ حق نہیں ہے۔ کہ وہ دنیا کی کسی تفسیر القرآن کو اٹھالے۔ اور اسے حضرت اقدس کی تڑپ اور خواہش کو پورا کرنے والی قرار دیدے۔ حالانکہ اسمیں احمدیت کے امتیازی مسائل کا ذکر تک نہ ہو۔ اب جناب مولوی محمد علی صاحب کی "بیان القرآن" کے انگریزی یا اردو اڈیشن کو شروع سے لے کر آخر تک پڑھ جائیے آپکو کسی جگہ بھی احمدیت کی خصوصیات اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکالمات و مخاطبات کا ذکر نظر نہ آئیگا۔ احمدیت کا ذکر تو درکنار آپ یہ معلوم کرکے تعجب کرینگے۔ کہ اس تفسیر میں جناب مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور حضور کے بیان فرمودہ قرآنی حقائق و معارف کی صریحاً مخالفت کرنے میں بھی تامل نہیں کیا۔ حالانکہ حضرت اقدس کے ارشادات کا پایہ اتنا بلند ہے۔ کہ حضور فرماتے ہیں۔ "مجھے وہ معارف و حقائق سکھلائے گئے۔ جو انسان کی طاقت سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی طاقت سے معلوم ہوسکتے ہیں۔" (فتح اسلام)

ذیل کے موازنہ سے احباب خود اندازہ لگا لینگے کہ جناب مولوی صاحب کی تفسیر کس حد تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش اور تڑپ کو پورا کرسکتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) "اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی گئی ہے۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶ و ۹۷)

(۲) "وآخرین منھم لما یلحقوا بھم . . . . یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۷)

(۳) "حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا لانبی بعدی۔ اگر اسلام میں نبوت نہیں۔ تو پھر آپ لوگوں کے پاس یہ الاتباع کیا ہے۔" (بدر ۲۵ جون ۱۹۰۸ء)

(۴) "یہ بات ہمارے عقائد میں سے ہے . . . . اور قرآن سے ایسا ہی ثابت ہے کہ مسیح بن باپ پیدا ہوا۔ پس تم صداقت کو مت چھوڑو۔" (مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۰)

(۵) "یہ خیال کہ مسیح یوسف سے پیدا ہوا جاہلانہ خیال ہے۔ اور قرآن کے مخالف ہے۔" (ریویو جلد اول صفحہ ۸۴)

جناب مولوی محمد علی صاحب

(۱) "خاتم النبیین کے معنی لغت سے اوپر بیان ہوچکے ہیں۔ . . . . کسی قوم کا خاتم یا خاتم ہونا صرف ایک ہی معنی رکھتا ہے۔ یعنی ان میں سے آخری نبی ہونا پس نبیوں کا خاتم ہونیکے معنی نبیوں کی مہر نہیں بلکہ آخری نبی ہیں" (بیان القرآن ص ۱۵۱۵)

(۲) "وآخرین منھم . . . . یہ آیت نص صریح اس بات پر ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد دوسرا نبی نہیں آسکتا۔ اور نہ ہی حضرت عیسیٰ آسکتے ہیں۔" (بیان القرآن صفحہ ۱۸۴۸)

(۳) "ایک عائشہ رضی کا قول پیش کیا جاتا ہے۔ جس کی کوئی سند نہیں . . . . یہ غرض پرستی ہے خدا پرستی نہیں۔" (بیان القرآن ص ۱۵۱۶)

(۴) "حضرت مسیح کی بن باپ پیدائش اسلامی عقائد میں داخل نہیں۔ عیسائیت کا اصول ہے۔" (بیان القرآن صفحہ ۳۱۳)

(۵) "حضرت مسیح علیہ السلام یوسف کے نطفے سے پیدا ہوئے" (بیان القرآن ص ۳۱۲)

مندرجہ بالا موازنے کا ایک ایک لفظ اس امر کی قاطع دلیل ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر القرآن ہرگز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام اور حضور کی خواہش اور تڑپ کو پورا نہیں کرتی۔ اگر اس صریح تضاد کے ہوتے ہوئے بھی جناب مولوی صاحب اسے "حضرت اقدس" کا کام" قرار دے سکتے ہیں۔ تو سچی بات یہ ہے کہ پھر دنیا کی ہر شائع ہونے والی تفسیر القرآن کو یہی مرتبہ دینا پڑیگا۔ بالآخر تمام غیر مبایعین اور جناب مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ بے شک اپنی تفسیر کو لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کر سکتے ہیں۔ دنیا کی ساری زبانوں میں اس کے تراجم کر سکتے ہیں۔ دنیا کے بہترین نقاد اور اہل الرائے اصحاب سے اس کی تعریف کروا سکتے ہیں۔ اس کی فروخت سے لاکھوں روپے کما سکتے ہیں۔ اس کے ذریعے سے عالمگیر شہرت حاصل کر سکتے ہیں۔ غرض اس "بیان القرآن" کے ذریعے سے سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن ایک فخر اب تا قیامت اسے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور وہ یہ کہ آپ کی تفسیر حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش اور تڑپ کو پورا کرنے والی "کہلانے کی عزت و سعادت ہرگز ہرگز حاصل نہیں کر سکتی۔ یہ شرف تو سیدنا محمود ایدہ اللہ کے ساتھ وابستگی رکھنے والی جماعت ہی کو اپنے وقت پر حاصل ہوگا انشاءاللہ العزیز۔

خاکسار۔ خورشید احمد از لاہور

نفع مند کام پر روپیہ لگانے کیلئے عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اپنا روپیہ جائیداد کی کفالت پر لیا جائیگا۔ جو انشاءاللہ ہر طرح سے محفوظ رہیگا۔ اور نفع لائے گا۔

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال

حفظ صحت

گرمیوں میں تندرست اور بشاش رہنے کا طریق

—(از ڈاکٹر چوہدری شاہ نواز خانصاحب میڈیکل آفیسر ہنگاڈی۔ افریقہ)—

اس سے قبل بھی ایک دفعہ خاکسار نے "الفضل" کے ذریعے احباب کو گرمیوں میں تندرست رہنے کے ایک آسان طریق کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اب ایک تازہ شہادت کی بنا پر اسی کے متعلق دوبارہ کچھ عرض کرتا ہوں۔

ہمارے ملک کی آب و ہوا بالعموم گرم ہے۔ اور یہ لازمی بات ہے۔ کہ گرمیوں میں پسینہ زیادہ آتا ہے۔ طبّی معائنہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پسینہ کے ذریعے جہاں دیگر فضلات خارج ہوتے ہیں۔ وہاں ایک خاص مقدار نمک کی بھی نکل جاتی ہے۔ اس لئے نمک کی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے گرمیوں میں نمک زیادہ کھانا قیام صحت کے لئے ضروری ہے۔ مگر عجیب بات ہے۔ کہ گرم ملکوں میں نمک کھانے سے لوگوں کو ڈرایا جاتا ہے۔ رمضان کے مبارک ایام میں خصوصاً سحری کے وقت تو نمک سے اس سختی سے پرہیز کروایا جاتا ہے گویا کوئی شرعی حکم ہے۔

موسم گرما کی بہت سی تکلیف بے چینی گھبراہٹ۔ عضلات میں پھڑ پھڑاہٹ اور ضعف کا ایک باعث نمک کا جسم سے خارج ہو جانا ہے۔ اور دن بھر دھوپ میں کام کرنے کے بعد جو ضعف سا محسوس ہوتا ہے۔ اس کا ازالہ نمکین پانی کے ایک گلاس سے بخوبی ہو سکتا ہے میں زمیندار اور مزدور طبقہ بھائیوں کو خصوصیت سے تاکید کروں گا۔ وہ محنت و مشقت کے بعد بجائے سادہ پانی یا شربت کے نمکین پانی پیا کریں۔ جس پر خرچ کم ہوگا۔ اور فائدہ زیادہ ہوگا۔ جو لوگ جہازوں کے انجن روم میں کام کرتے ہیں۔ جہاں بلا کی گرمی ہوتی ہے۔ ان کو بعض دفعہ سخت بے چینی ہو جاتی ہے۔ اس کا علاج بھی نمکین پانی ہے۔ پیادہ پلٹنوں کو جب دھوپ میں گرم علاقہ میں شدید مارچ کرنا پڑتا ہے۔ تو ان کی تکلیف بھی نمکین پانی سے دور ہو سکتی ہے۔ اسی طرح تازہ تحقیق سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سن سٹروک (ضربۃ الشمس) اور کئی جلدی امراض مثلاً پت۔ پھنسی وغیرہ کا باعث بھی نمک کی کمی ہی ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل اقتباس سے ظاہر ہے

فوجوں پر گرمی کا اثر

ہندوستان کی فوج میں سن سٹروک کے مریض ۳۰ فی صدی زیادہ تھے۔ اور شدید گرمی کی وجہ سے پیدا شدہ نقاہت کے مریضوں کی تعداد دگنی ہوگئی کل مریض ضربۃ الشمس وغیرہ کے ۸۷ تھے۔ ۷ ہلاک ہوگئے۔ ضربۃ الشمس دھوپ میں باہر سخت مشقت کا کام کرنے کا لازمی نتیجہ نہیں ہے

بلکہ احتیاط سے اس کی روک تھام بھی ممکن ہے۔ مثلاً اگر پانی کافی مقدار میں پینے کو دیا جائے۔ لباس زیادہ چست نہ ہو۔ پیٹ بھرا ہوا نہ ہو۔ شراب کا استعمال نہ کیا جائے تو سن سٹروک روکا جا سکتا ہے۔

فوج میں گرمی دانے (پت) اور پھوڑے پھنسی وغیرہ کی روک تھام کے لئے نمک کا راشن زیادہ کر دیا گیا ہے۔ جسم کے اندر سے جب پسینہ کے ذریعہ نمک زیادہ نکل جاتا ہے۔ تو اگر اس کی تلافی خوراک میں نمک کی زیادتی سے نہ کی جائے۔ تو اس کا مضر اثر نمایاں طور پر جسم کی عام طاقت پر بالعموم اور اعصاب پر بالخصوص دو یا تین ماہ کے بعد جا کر ظاہر ہوتا ہے۔

پشاور میں تجربہ کے بعد یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ جب فوج موسم گرما میں گرم علاقہ میں ۹ میل تک پیدل سفر کر چکے۔ تو ہر سپاہی کے جسم میں سے سات گرام (۱/۴ اونس) نمک ضائع ہو جاتا ہے۔ ایسے گرم علاقوں میں جہاں درجہ حرارت ۱۰۴ فارن ہیٹ تک ہو جاتا ہے۔ جب فوجوں کو پیدل سفر کرنا پڑے۔ تو ان کی صحت اور جنگی طاقت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کو فی کس کم سے کم چھ پائنٹ (قریباً چار سیر) پانی پینے کو دیا جائے۔ جس میں کم سے کم ۱/۲ اونس نمک ڈالا گیا ہو۔ تاکہ وہ نمک کی اس کمی کو پورا کر دے۔ جو پسینہ کے راستے جسم سے نکل جاتا ہے ضربۃ الشمس اور شدید گرمی کی وجہ سے پیدا ہونے والے دیگر اعصابی عوارض کی روک تھام کے لئے بھی نمک کا معمول سے زیادہ استعمال نہایت ضروری اور غور طلب مسئلہ ہے۔

(ہندوستان میں فوجوں کی صحت پر سالانہ رپورٹ بابت ۱۹۳۸ء)

میرا ذاتی تجربہ ہے کہ دماغی کام کرنے والوں کو بھی نمک کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے (النادر کالمعدوم) اس کی وجہ یہ ہے کہ دماغی کام سے اعصابی کمزوری ہو کر معدہ میں نمک کے تیزاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے (یہ تیزاب فعل انہضام اور انتڑیوں کے تعفن کو کم کرنے کے لئے ضروری ہے) جس کی وجہ سے دماغی کام کرنے والوں کا ہاضمہ درست نہیں رہتا۔ اور انتڑیوں سے متعفن مادہ خون میں مل کر کئی امراض کے قریب کر دیتا ہے۔ نمک چونکہ اس تیزاب (ہائیڈروکلورک) کی تیاری میں کام آتا ہے۔ اور اس کا ضروری جزو ہے۔ اس لئے دماغی کام کرنے والوں کے ہاضمہ کو درست رکھنے اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے نمک کا زیادہ استعمال ضروری معلوم ہوتا ہے۔

نمک کے استعمال سے اعصاب کی حس بھی بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جن عورتوں کو وضع حمل سے چند ہفتے قبل بوجہ گردوں کے مرض کے نمک کم دیا جائے یا بالکل نہ دیا جائے۔ ان کو درد زہ کی تکلیف نسبتاً بہت کم ہوتی ہے۔ یا بالکل نہیں ہوتی

نظارتوں کے اعلانات

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء کیلئے ضروری اعلان

جیسا کہ اس سے قبل اعلان کیا جا چکا ہے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی دسویں جماعت کی تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اس سال دسویں جماعت کی پڑھائی یکم تبوک ۱۳۲۰ ہش (یکم ستمبر ۱۹۴۱ء) سے شروع کر دی جائے۔ دسویں جماعت کے تمام طلباء کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ۳۱ اگست ۱۹۴۱ء تک ضرور قادیان پہنچ جائیں۔ یکم تاریخ سے باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ اور جو طلباء وقت مقررہ پر نہیں پہنچیں گے وہ غیر حاضر تصور کئے جائیں گے۔ والدین کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو جو دسویں جماعت میں پڑھ رہے ہوں اس تاریخ پر ضرور بھجوا دیں۔ تاکہ تعلیم میں حرج واقع نہ ہو۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

اعلان برائے امداد مسجد سری نگر کشمیر

جماعت احمدیہ سری نگر (کشمیر) نے مقامی اور دیگر ضروریات کے پیش نظر وہاں ایک مسجد تعمیر کرنے کا تہیہ کیا ہے۔ لیکن کشمیر کی جماعتیں اس قدر استطاعت نہیں رکھتیں کہ اس کے تعلق میں جملہ اخراجات برداشت کر سکیں۔ اس لئے انہیں ہندوستان بھر کے چیدہ چیدہ اور ذی ثروت احباب سے پندرہ ہزار روپیہ تک چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ ایک ایسا کار خیر ہے۔ جس میں حصہ لینے سے خدا کے فضل سے صدقہ جاریہ کے طور پر قیامت تک ثواب ملتا رہے گا۔ لہذا امید ہے کہ جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے۔ وہ مناسب امداد سے پہلو تہی نہیں کریں گے۔ مگر یہ یاد رہے۔ کہ اس چندہ کا مرکز کے لازمی چندوں پر مطلق اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔ یعنی اس کی وجہ سے لازمی چندوں کو پس پشت نہ ڈالا جائے۔ اور نہ ان کی ادائیگی کو وقت مقررہ سے دوسرے وقت پر ملتوی کیا جائے۔ بلکہ لازمی چندوں کے علاوہ اگر اللہ تعالیٰ ہمت دے۔ تو امداد دی جائے۔ (ناظر بیت المال)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا سالانہ امتحان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔ "جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا تکبر پایا جاتا ہے۔" پھر ایک موقع پر حضور نے ارشاد فرمایا۔ "ایک عرصہ سے میرے دل میں یہ بات ہے اور میں سوچتا رہتا ہوں کہ اپنی جماعت کا امتحان سوالات کے ذریعوں چنانچہ میں اس تجویز کو کئی بار ذکر بھی کر آیا مگر ابھی موقع نہیں لیکن یہ بات میرے دل میں ہے شوق ہی کہ ایک بار سوالات کے ذریعہ آزما کر دیکھوں کہ جو کچھ ہم پیش کرتے ہیں۔ اس کے متعلق ان کو کہاں تک علم ہے۔ اور انہوں نے ہمارے مقاصد اور اغراض کو کہاں تک سمجھا ہے۔ اور جو اعتراض اندرونی یا بیرونی طور پر کئے جاتے ہیں۔ ان کی مدافعت کہاں تک کر سکتے ہیں؟"

حضرت اقدس کے ان ارشادات کی تعمیل نظارت تعلیم و تربیت اس طرح کر رہی ہے۔ کہ ۱۳۲۵ سے ہر سال حضور اقدس کی کتابوں کا امتحان لیا جاتا ہے۔ شروع سال میں چند کتابیں منتخب کر کے اخبارات میں اعلان کر دیا جاتا ہے۔ اور جماعت کے افراد کو تحریک کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان امتحانات میں جو سالانہ ہوتے ہیں شامل ہوں۔ اور اس طرح اس علم و عرفان کے خزانہ سے حصہ لیں جو حضور کی کتب میں موجود ہے اور پھر حضور کے ارشادات کی بھی تعمیل کر کے ثواب حاصل کریں۔

ان امتحانات میں شریک ہونے والوں کی تعداد خدا کے فضل سے ہر سال بڑھ رہی ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کی وسعت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ترقی بہت کم ہے۔ اگر جماعت ہائے احمدیہ اور لجنات اماء اللہ کے عہدہ داران اپنے فرض کو محسوس کرتے ہوئے تمام افراد جماعت پر ان امتحانات کی اہمیت واضح کرتے رہیں۔ تو اس تعداد میں نمایاں ترقی ہو سکتی ہے۔ پس میں تمام جماعتوں کے امراء، سکرٹریان تعلیم و تربیت اور اسی طرح انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے عہدہ داران کو نیز لجنات اماء اللہ کی کارکنات کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ فوری طور پر اس طرف متوجہ ہوں۔ اور اس تحریک کو ہر احمدی مرد اور عورت تک پہنچائیں۔ خود اس امتحان میں شامل ہو کر دوسروں کو بھی امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

اس سال براہین احمدیہ حصہ چہارم اور ایام الصلح (اردو) کا امتحان انشاء اللہ ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش (نومبر ۱۹۴۱ء) میں ہوگا۔ جو احباب اور بہنیں امتحان دینا چاہتے ہوں۔ ان کو جلدی اپنے نام۔ ولدیت سکونت اور پورے پتہ سے نظارت کو اطلاع دینی چاہیئے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

ایک ضروری اعلان

فی زمانہ نشر و اشاعت کی زیادہ سے زیادہ ضرورت ہے۔ مگر احباب نے ابھی پوری طرح اس کی اہمیت کو سمجھا نہیں۔ ورنہ چندہ نشر و اشاعت جو نہایت قلیل ہوتا ہے کبھی جماعت کا بھی وصول ہونے سے نہ رہتا دنیا نہایت نازک اور پر خطر دور سے گذر رہی ہے۔ اور یہی قربانیوں کے دن ہیں۔ اس لئے احباب چندہ نشر و اشاعت کو فراموش نہ کریں۔ بلکہ تھوڑا بہت ہمیشہ اشاعت کے لئے دیتے رہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کے لئے یہی وقت ہے۔

جماعت ہائے احمدیہ اضلاع لائل پور۔ شیخوپورہ۔ منٹگمری۔ جھنگ۔ سرگودہا۔ سیالکوٹ کے دورہ کے لئے مکرمی مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر مولوی فاضل کو بھجوایا گیا ہے۔ آپ نشر و اشاعت اور پریس کے لئے چندہ بھی کریں گے۔ اور سکرٹریان نشر و اشاعت کو ہدایات بھی دیں گے۔ امید ہے کہ عہدہ داران و احباب ان سے پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔ (مہتمم نشر و اشاعت)

مالی کلاس کیلئے امیدواروں کی ضرورت

جو نوجوان باغبانی کے کام سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ اور مالی کلاس پاس کر کے اس لائن میں کام کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی سہولت اور سلسلہ کی ضرورت کے پیش نظر یہ تجویز کی جاتی ہے۔ کہ ایسے دوست جو کم از کم مڈل یا انٹری پاس ہوں۔ صحت بھی اچھی ہو اور مالی کلاس لائل پور میں داخل ہو کر امتحان پاس کرنا چاہیں۔ وہ اپنی درخواستیں بہت جلد بھجوا دیں۔ درخواست داخلہ کی آخری تاریخ اخیر ماہ اگست ہے۔

شرائط یہ ہوں گی۔ (۱) اگر وہ آخری امتحان مالی کلاس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ تو تحریک جدید کی جملہ ادا شدہ رقم یکمشت واپس کرنے کے ذمہ وار ہوں گے (۲) اس عرصہ میں ان کو دس روپے ماہوار ملے گا (۳) امتحان پاس کرنے کے بعد کم از کم پانچ سال تک تحریک جدید کے فیصلہ کے بموجب کام کرنا پڑے گا۔ اس عرصہ میں ان کو پندرہ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ اس کے بعد کا پروگرام ان کی مرضی پر منحصر ہوگا۔ لہذا احباب اپنی درخواست امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ ۳۰ اگست تک ارسال کریں۔ اس سال اس ضمن میں صرف پانچ طلباء کو لیا جائے گا۔

(انچارج تحریک جدید)

دی۔پی وصول کر لئے جائیں!

گذشتہ اعلانات کے مطابق ان احباب کی خدمت میں جنکا چندہ الفضل ۲۰ اگست ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ دی۔پی ارسال کر دیئے گئے۔ جن احباب کی طرف سے چندہ ۱۱ اگست تک وصول ہو چکا ہے۔ یا اس تاریخ تک ادائیگی کے متعلق اطلاع آچکی ہے۔ اُن کے دی۔پی روک لئے گئے ہیں۔ باقی تمام احباب سے گذارش ہے۔ کہ وہ دی۔پی وصول فرمالیں۔

احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس صورت میں جبکہ نہ بروقت چندہ ادا کیا جائے اور نہ ادائیگی کے متعلق اطلاع دی جائے دی۔پی واپس کر دینا نہایت نامناسب امر ہے جس سے احباب کو حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیئے۔

منیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۴ اگست ملک معظم شمالی سمندر میں تین روز بحری بیڑے میں گزار کر واپس آئے ہیں۔ اس دوران میں آپ نے بعض طیارہ بردار جنگی جہازوں کا معائنہ فرمایا۔ اور امیر البحر کوناٹ کمانڈر آف آرڈر آف باتھ کا اعزاز عطا کیا۔

لنڈن ۱۴ اگست روم ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہٹلر نے اپنا ہیڈ کوارٹر یوکرین میں تبدیل کر لیا ہے اور امید ہے۔ کہ مستقبل قریب میں وہ جنگ کے متعلق ایک اہم اعلان کرے گا۔

لنڈن ۱۴ اگست ماسکو ریڈیو نے روسی ہائی کمانڈ کا اعلان براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ چند روز ہوئے ہماری فوجیں سمالنسک کو خالی کر چکی ہیں۔ جرمنوں کا اس پر قبضہ ہو گیا ہے۔ ایک نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ سمالنسک اب بالکل تباہ و ویران ہو چکا ہے۔ اور کھنڈروں کے ڈھیر کے سوا کچھ نہیں۔ ایک سفیہ روسی کو شہر کا میئر مقرر کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۴ اگست "ڈیلی میل" کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ نازی ایجنٹوں نے ایران میں انقلاب بپا کرنے کی ایک خوفناک سازش کر لی تھی۔ اور اس کے لئے ۱۵ اگست کا دن مقرر تھا مگر بروقت انکشاف ہو گیا۔ سازشی گرفتار ہو چکے ہیں۔ جن پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلے گا۔ سازشیوں میں کئی ایرانی افسر بھی ہیں۔ اب ایران گورنمنٹ نے جرمنی کے ففتھ کالم مقیم ایران کے خلاف کارروائی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۴ اگست مارشل پیٹان کو دشی کی پولیٹیکل کونسل آف جسٹس کا پریذیڈنٹ جج مقرر کر دیا گیا ہے۔ یہ کونسل ان لوگوں کے مقدمات کی سماعت کرے گی۔ جو سیاسی جرائم میں گرفتار ہیں۔

واشنگٹن ۱۴ اگست برطانیہ کے وزیر سپلائی لارڈ بیور بروک آج یہاں پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۱۴ اگست معلوم ہوا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے کمانڈر انچیف جنرل آکن لک حال میں خفیہ طور پر لنڈن گئے تھے۔ اور اب اپنے ہیڈ کوارٹر میں واپس پہنچ چکے ہیں۔

ٹوکیو ۱۴ اگست مسٹر متسوکا سابق وزیر خارجہ جاپان کو ہند چینی میں جاپان کا خاص سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

ٹوکیو ۱۴ اگست حکومت جاپان نے ہند چینی کے متعلق امریکہ اور برطانیہ کے پروٹسٹ کو ٹھکرا دیا ہے۔

ٹوکیو ۱۴ اگست ہند چینی کے صوبہ کمبوڈیا میں بے شمار جاپانی فوج جمع کی جا رہی ہے۔ بی بی سی کا بیان ہے کہ اس کی غرض سیام پر حملہ کرنا ہے۔ سنگاپور کے برطانی حلقوں کا خیال ہے کہ موجودہ خاموشی زیادہ دیر تک نہیں رہ سکتی۔

چنگکنگ ۱۴ اگست امریکن نمائندے برما روڈ کا معائنہ کر کے واپس جا چکے ہیں۔ اب امریکہ آٹھ لاکھ ٹن سامان جنگ چین کو بھیجے گا۔ برما روڈ پر اب دوگنا بلکہ سہ گنا لاریاں چلیں گی۔

لنڈن ۱۵ اگست روس کی مشرقی سرحد پر چند دنوں سے جاپانی فوجیں اکٹھی ہو رہی تھیں اور تمام دنیا کی نظریں اس طرف لگی ہوئی تھیں مگر اب جاپانیوں نے خود ہی کہہ دیا ہے کہ جاپان اور روس میں کوئی بگاڑ نہیں چنانچہ جاپان کے خبروں کے محکمہ کے ایک افسر نے ٹوکیو میں اخباری نمائندوں سے کہا روس اور جاپان میں دوستانہ تعلقات ہیں۔ روس اور جاپان نے منچوکو کی سرحد کے متعلق جو مشترکہ کمیشن مقرر کیا تھا اس کے متعلق جلد ہی ایک سرکاری اعلان کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۵ اگست آج تیسرے پہر کے روسی اعلان میں بتایا گیا کہ کل روسی فوجیں سمولنسک اور دوسرے علاقوں کی طرف بہت سخت مقابلہ کرتی رہیں۔ روسی ہوائی جہاز بھی پیدل فوجوں کا ہاتھ بٹاتے رہے۔ جرمن لینن گراڈ کے چاروں طرف گھیرا ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں کل بحیرہ ابیض سے بحیرہ اسود تک دن بھر گھمسان کی جنگ ہوتی رہی۔ روسیوں نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ جنوبی یوکرائن میں انہوں نے دو شہر خالی کر دیئے ہیں جرمن برابر کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے اڈیسہ کو گھیر لیا ہے مگر ماسکو میں ان کے اس دعویٰ کو جھوٹا بتایا جاتا ہے۔

ٹوکیو ۱۵ اگست پریذیڈنٹ روز ویلٹ اور مسٹر چرچل نے کل جو تاریخی اعلان کیا ہے اس کے متعلق ایک جاپانی افسر نے کہا یہ بہت اہم اعلان ہے اور اس پر اظہار رائے کرنے سے پہلے جاپان کو پوری طرح غور و فکر کرنا پڑے گا۔

سنگاپور ۱۵ اگست آسٹریلیا کی فوج کے اور بہت سے دستے آج ملایا پہنچ گئے فوج کا اتنا بڑا قافلہ آسٹریلیا سے پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آسٹریلیا کسی طاقت کو ظلم کرنے کی اجازت دینے کے لئے تیار نہیں ان قافلہ کا شاندار استقبال کیا گیا استقبال کرنے والوں میں مشرقی ایشیا کی انگریزی فوجوں کے کمانڈر انچیف بھی تھے۔

لنڈن ۱۵ اگست ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل تین سو سے زیادہ انگریزی جہازوں نے جرمنی پر زبردست حملے کئے۔ ہمبرگ اور راٹرڈم کو بھی بموں کا نشانہ بنایا گیا۔ حملہ کے بعد بارہ جہاز واپس نہیں آئے۔ دن کو دشمن کے جہازوں پر جو چھاپے مارے گئے ان میں دشمن کے چودہ شکاری جہاز کام آئے۔ برطانیہ کے صرف پانچ جہاز برباد ہوئے۔

لنڈن ۱۵ اگست برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ کل دشمن کے بہت تھوڑے ہوائی جہاز برطانیہ پر حملہ کرنے کے لئے آئے۔ انہوں نے شمال مشرقی حصہ پر کچھ بم گرائے جن سے بہت معمولی نقصان ہوا۔

نئی دہلی ۱۵ اگست چین کا ایک فوجی مشن گذشتہ دنوں ہندوستان آیا تھا۔ مارشل چیانگ کائی شیک نے اس کے متعلق ہندوستان کے کمانڈر انچیف کو ایک پیغام بھیجتے ہوئے لکھا ہے کہ ہمارے فوجی مشن سے ہندوستان میں نہایت اچھا سلوک کیا گیا ہے اور میں اس کے متعلق آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بمبئی ۱۵ اگست حضور وائسرائے نے آج کئی سرکاری افسروں اور غیر سرکاری لوگوں سے ملاقات کی جن لوگوں سے آپ نے ملاقات کی ان میں مسٹر جیکار۔ سر چمن لال سیتلواڈ۔ بمبئی کے چیف جسٹس اور یورپین ایسوسی ایشن کے صدر بھی شامل ہیں۔ مسٹر جناح حضور وائسرائے سے کل ملاقات کریں گے۔

نئی دہلی ۱۵ اگست معلوم ہوا ہے کہ چیزوں کے بھاؤ کو ایک نظام میں لانے کے لئے ۱۶ اکتوبر کو دہلی میں ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ صدر کانفرنس ممبر سر راما سوامی مدلیار ہوں گے۔

بمبئی ۱۵ اگست آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ۲۴ اگست کو بمبئی میں منعقد ہوگا۔ اس جلسہ میں ہندوستان کی عام سیاسی حالت پر غور کیا جائیگا۔

لنڈن ۱۵ اگست مغربی ایشیا میں افریقہ کی جو فوجیں متعین ہیں ان کو اور کمک بھیج دی گئی ہے۔

کلکتہ ۱۵ اگست اطالوی قیدیوں کا ایک اور جتھہ ہندوستان پہنچ گیا ہے۔

کلکتہ ۱۵ اگست مسٹر فضل الحق وزیر اعظم نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ مسٹر جناح نے میرے خلاف ضابطہ کی کارروائی کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ بے قاعدہ ہے۔ اس معاملہ پر لیگ کی ورکنگ کمیٹی میں غور ہوگا اور میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ اس پر مسلم لیگ کے کھلے اجلاس میں بحث ہو۔

مدراس ۱۵ اگست گورنر مدراس کے فنڈ میں ایک کروڑ ۵ ۳ لاکھ ۹ ۴ ہزار روپیہ سے کچھ زیادہ رقم جمع ہو چکی ہے

لکھنؤ ۱۵ اگست گورنر یو پی نے پٹرول کے خرچ کی بچت کے متعلق اپنا نمونہ دکھاتے ہوئے آج دس میل کا سفر موٹر کی بجائے گھوڑے پر کیا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی